# حضرۃ مولانا مفتی محمد شفیع صاحب ؒ

اللہ تعالیٰ نے حضرت تھانویؒ کو دینی تربیت اور اصلاح خلق کیلئے چن لیا تھا، آپ کی مجالس علم و معرفت کے ساتھ ساتھ اصلاح ظاہر و باطن سے پُر تھیں، تھانہ بھون دینی درسگاہ ہی نہ تھی، بلکہ دارالعلوم دیوبند اور دوسری درسگاہ سے فارغ التحصیل علماء کرام خانقاہ تھانہ بھون میں اصلاح ظاہری و باطنی اور دینی تربیت و اصلاح اخلاق کی غرض سے حاضر ہوتے تھے۔ اور شریعت و طریقت اور تصوف میں آپ سے فیضیاب ہوتے تھے، حضرت تھانوی نے اپنے مریدوں اور متعلقین کو آداب معاشرت اخلاق اور صفائی معاملات کی طرف خاص طور سے متوجہ فرمایا۔ اور جو شخص اس میں کوتاہی کرتا اس پر سخت گرفت فرماتے اور ایسے لوگ تیار کئے جو جملہ علوم و فنون میں کامل مہارت رکھتے تھے ان میں حضرت مفتی محمد شفیع صاحبؒ کا نام سرفہرست آتا ہے جو آپ کے اجل خلفاء میں سے تھے۔

مفتی محمد شفیع صاحبؒ دارالعلوم دیوبند کے ان ممتاز علماء میں سے تھے، جن کے خلاء کو پُر کرنا ناممکن نہیں تو مستقبل قریب میں مشکل ضرور ہے۔ آپ نے نصف صدی سے زیادہ کا عرصہ دینی خدمات میں گذارا۔ اور تقریباً ۲۶ برس تک دارالعلوم دیوبند سے منسلک رہے۔ اس دوران آپ صدر مدرس اور افتاء کے اعلیٰ منصب پر فائز رہے۔ ابتدائے عمری سے آپ کو دین سے شغف تھا۔ اسکی وجہ یہ بھی تھی کہ آپ نے خالص علمی ماحول میں آنکھیں کھولی تھیں اور بقول آپ کے کھیل کود کا زمانہ بھی دارالعلوم کے صحن میں ہی گذارا تھا۔ آپ کے والد صاحب جناب محمد لیسین رحؒ ایک بلند پایہ عالم اور صاحب نسبت بزرگ تھے۔ مفتی صاحبؒ کو شروع ہی سے تحقیق اور تصنیف و تالیف سے دلچسپی تھی۔ آپ کی تصانیف کی تعداد ۲۰۰ سے زائد ہے۔ جو تفسیر، حدیث، عقائد، فقہ، تصوّف، تاریخ، سیاست ادب وغیرہ تقریباً تمام شعبوں سے متعلق ہیں، جن میں عصر جدید کے مسائل کو خاص طور سے موضوع بحث بنایا گیا ہے۔ جو کہ نہ صرف عوام بلکہ اہل علم کے لئے علوم و معارف کا بیش بہا سرمایہ ہیں۔ آپ کے فتوؤں

کی تعداد ۲ لاکھ سے زائد بتائی جاتی ہے۔ جن میں نماز روزہ سے لے کر معاشرہ کے ہر جزو سے متعلق مسائل کو حل کیا ہے۔ دین کے ہر شعبہ میں آپکی تصانیف ملتی ہیں۔ صرف فقہ پر آپکی ۹۵ تصانیف ہیں۔ آپ کی شہرۂ آفاق تصنیف "معارف القرآن" ہے جو آٹھ جلدوں میں ہے۔

حضرت مفتی صاحب نے ۱۳۳۵ھ میں درس نظامی مکمل کیا آپ کے اساتذہ میں حضرۃ مولانا انور شاہ کشمیری، مفتی عزیز الرحمن، سید اصغر حسین صاحب، مولانا شبیر احمد عثمانی، اور مولانا اعزاز علی صاحب رح قابلِ ذکر ہیں۔ آپ نے ۱۳۳۷ھ سے باقاعدہ تدریس کی خدمت انجام دی۔ ۱۳۴۹ھ میں صدر مفتی کی حیثیت سے دار العلوم کا منصب فتویٰ سپرد کیا گیا۔ اور تقریباً ۲۶ سال تک یہ خدمت انجام دیتے رہے۔ اور تحریکِ پاکستان کی جدوجہد کی وجہ سے مستعفی ہونا پڑا۔

۲ مئی ۱۹۴۸ء کو پاکستان تشریف لائے اور کراچی کو اپنا مسکن بنایا۔ شروع میں مسجد باب الاسلام آرام باغ میں درسِ قرآن شروع کیا۔ اور ایک دار الافتاء بھی قائم کیا۔ اس دوران ریڈیو پاکستان سے بھی درسِ قرآن کی خدمت انجام دیتے رہے۔ بعد میں آپ نسبیلہ ہاؤس کے قریب منتقل ہو گئے، نانک واڑہ میں دار العلوم قائم کیا۔ اس کے بعد کورنگی میں دار العلوم کی مستقل بنیاد رکھی اور وہیں منتقل ہو گئے۔ یہاں شب و روز کی انتھک محنت سے باقاعدہ دار الافتاء اور تدریس کے شعبے قائم کئے۔ اس وقت دار العلوم کا شمار ملک کے ممتاز ترین مدارس میں ہوتا ہے۔ آپ کے ہزاروں کی تعداد میں شاگرد و مرید ہیں جن کی آپ نے اصلاح ظاہری و باطنی فرمائی۔

بچپن اور طالب علمی کے دور میں آپ نے حضرت گنگوہی رح کی مجالس میں وقت گذارا۔ پہلے حضرۃ شیخ الہند رح کے ہاتھ پر بیعت کی۔ طالب علمی ہی کے زمانہ میں والد صاحب کے ساتھ حضرت تھانوی رح کی خدمت میں حاضری دی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور حضرت نے آپکو خلافت سے نوازا۔

آپ نے تحریکِ پاکستان میں بھرپور حصہ لیا۔ اور دو سال تک مولانا عثمانی رح کے ساتھ پورے ملک کے دورے کئے۔ اور قیامِ پاکستان کے لئے ہر ممکن کوشش کی۔ قیامِ پاکستان کے بعد پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے تحت تعلیماتِ اسلامیہ کے بورڈ کے ممبر بنائے گئے۔ اور شروع سے آخر تک اسلامی دستور کے نفاذ اور قراردادِ مقاصد کی منظوری کی مہم میں مولانا عثمانی رح کے ساتھ تحریک چلائی۔ پاکستان میں اسلامی دستور کے نفاذ کے سلسلہ میں جو خدمات انجام دی ہیں انہیں فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ آپ نے سیاسی سرگرمیوں میں صرف اس لئے حصہ لیا کہ پاکستان جس مقصد کے لئے وجود میں آیا ہے۔ اس میں اسلامی قوانین اور اسلامی دستور کے نفاذ کی تشکیل کی جا سکے ——— آپ نہایت مشفق

اور بلند اخلاق کے حامل تھے۔ یوں تو آپکی مجالس اور صحبت میں ۱۵ سال سے زیادہ کا عرصہ گذرا، لیکن مجھے وہ دن اچھی طرح یاد ہے، جب میں اور والدہ صاحبہ دار العلوم میں آپکی رہائش گاہ پر حاضر ہوئے، آپ نے نہایت شفقت فرمائی۔ احقر نے بیعت کی درخواست کی جسے آپ نے منظور فرمالیا۔ اور مجھے اور والدہ صاحبہ کو بیعت سے سرفراز فرمایا۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حضرت مفتی صاحب کو جنّت الفردوس میں اعلیٰ درجات نصیب فرمائے اور ہم کو ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین


# اشرف اکیڈمی لاہور

## بیادگار حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانویؒ

حضرات اکابر دیوبند اور دیگر علماء واکابرین امت کی قدیم وجدید تصانیف اور ہر قسم کی درستی اور غیر درسی کتب کیلئے یاد رکھیئے۔ آرڈر کے ساتھ نصف قیمت پیشگی ضروری ہے۔

محصولڈاک بذمہ خریدار

**اشرف اکیڈمی جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور**


بقیہ: ذکری مذہب

حضرات یہ اقرار کرتے ہیں کہ ان کا پہلا حکمران ابو سعید بلیدی تھا جو وادی اہلمند گرم سیل کے مقام سے آیا تھا۔ اس کے متعلق جناب رحیم داد خاں مولائی شیدائی صاحب لکھتے ہیں کہ وہ جونپوری کا مرید تھا ان کو بغرض تبلیغ بھیجا گیا تھا۔ چنانچہ قارئین عنقریب آئندہ قسطوں میں ملاحظہ فرمائیں گے۔

اب تک کی تحقیق سے یہ ثابت ہو گیا کہ "ذکری" دراصل مہدوی ہیں وہ سید محمد جونپوری کو مہدی آخر الزمان مانتے ہیں اور اس کا کلمہ پڑھتے ہیں اگر چہ غلط فہمی سے طویل عرصے تک محمد اٹکی کو اپنا مہدی اور رسول اور امام مانتے چلے آرہے تھے۔ لہٰذا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ پہلے جونپوری پر قدرے تبصرہ کرتے ہوئے پھر ابو سعید بلیدی بلیدی خاندان اور گچکی خاندان میں ذکریوں کے عروج اور زوال کی تاریخ اور خان آف قلات میر نصیر خاں نوری رحمۃ اللہ علیہ کا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلّم کے اشارہ سے ذکریوں پر حملہ سے لے کر تا ایں دم کی تاریخ مفصّل مگر مختصراً انشاء اللہ تعالےٰ تحریر کروں گا۔ وما توفیقی الّا باللہ۔ (باقی آئندہ)